السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیدین کی تکبیریں چھ ہیں یا بارہ۔ وضاحت فرمائیں؟ بارہ تکبیروں کے راوی کثیر بن عبدا کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عیدالفطر اور عیدالأضحی کی نماز میں بارہ تکبیریں کہنا مسنون ہے۔ بیہقی میں ''ابن وہب، عن ابن لهيعة، عن يزيد، عن ابن شهاب، عن عروة'' کے طریق سے

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (السنن الكبرىٰ للبيهقى، باب التَّكبِيرِ فِي صَلَاةِ العِيدَين، رقم: ۶۱۷۴

(یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ابن وہب کا سماع ابن لہیعہ سے کتابیں جلنے سے قبل ہے۔ ملاحظہ ہو! إرواء الغليل'' (۱۰۷/۳-۱۰۸

حدیث ہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طُرق سے بھی مروی ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں سے عبدا بن عمرو، ابن عمر، جابر، ابو واقد اور عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ ان کے طُرق جید ہیں۔

(جملہ تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو! إرواء الغليل'' (۱۰۷/۳تا۱۱۲

اور جہاں تک تعلق ہے راوی ''کثیر بن عبدا'' کا، یہ واقعی ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کی ایک جماعت نے ترمذی کی تحسین کا انکار کیا ہے، کیونکہ کثیر بن عبدا سخت ضعیف ہے، حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

(هُوَ رُكنٌ مِّن أَركَانِ الكَذِب' (تلخيص الحبير: ۸۴/۲'

لیکن اس حدیث کو جو قابلِ حجت اور صحیح قرار دیا گیا ہے، وہ دیگر طُرق وروایات کے اعتبار سے ہے۔

(لہٰذا اصل مسئلہ بلا تردّد (یعنی بغیر شک کے) ثابت ہے۔ نیز ''کثیر بن عبدا'' اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی تصحیح اور تحسین پر طویل ترین ناقدانہ بحث کےلیے ملاحظہ ہو! وضيح الأفكار لمعانى تنقيح الانظار للصنعانى (۱۶۹/۱-۱۸۰

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 834

محدث فتویٰ